بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۰ ۲۱ شہادت ۱۳۵۴ھش ۰ ۲۱ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۱ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

ہفتے کے روز حضور ایدہ اللہ کو سوا ایک بجے بعد دوپہر اور سوا پانچ بجے بڑے سخت لرزہ کی تکلیف ہوگئی اور بخار ایک سو ساڑھے پانچ تک پہنچ گیا۔ رات بارہ بجے تک بخار آہستہ آہستہ کم ہوا۔ کمزوری کی تکلیف بہت ہوگئی۔ اتوار کی صبح کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار نارمل پر آگیا۔ اس کے بعد نارمل ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ قارورہ ٹیسٹ کرنے سے معلوم ہوا کہ انفیکشن کافی ہے۔ ہفتے کی شام کو ڈاکٹر مسعود احمد صاحب لاہور سے دیکھنے کے لئے آئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر میں شدید درد ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کے لئے دعائیں جاری رکھیں ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ربوہ ۲۱ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ مرزا شمیم احمد صاحب کی طبیعت تاحال علیل ہے گو قدرے افاقہ ہے۔

احباب جماعت مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار کے والد محترم میاں نور محمد صاحب کی طبیعت چند دنوں سے علیل ہے۔ دل کی تکلیف اور ٹانگوں میں بہت کمزوری محسوس کرتے ہیں۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد صدیق امرتسری
مربی سلسلہ ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کے واسطے جو قوانین خدا نے مقرر کئے ہیں انکی پابندی ضروری ہے

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ رکھا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی

"قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور وہ بہت ہی قریب ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔۔۔۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک بے نظیر اور بیش بہا خزانہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور ہم میں سے ہر ایک اس کو پا سکتا ہے اور لے سکتا ہے کیونکہ یہ کبھی بھی جائز نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو قادر و توانا مان کر یہ تجویز کریں کہ جو کچھ اس نے ہمارے سامنے رکھا ہے اور جو ہمیں دکھایا ہے یہ محض سراب اور دھوکا ہے۔ ایسا وہم بھی انسان کو ہلاک کر سکتا ہے نہیں بلکہ ہر ایک اس خزانہ کو لے سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کمی نہیں وہ ہر ایک کو یہ خزانے دے سکتا ہے پھر بھی اس میں کمی نہیں آسکتی۔

۔۔۔پس یاد رکھو کہ یہ شیطانی وسوسہ اور دھوکا ہے جو اس پیرایہ میں دیا جاتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اصل یہی ہے کہ وہ دعا قبولیت کے آداب اور اسباب سے خالی محض ہے۔ پھر آسمان کے دروازے اسکے لئے نہیں کھلے گے۔ سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں انکی دعائیں قبولیت کے لباس سے ننگی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت ان لوگوں کی پرورش میں اپنا کام کر رہی ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامِ پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا اعتراف غیروں کی طرف سے

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

مطالبۂ پاکستان کا پس منظر

متحدہ ہندوستان کے برطانوی دور میں ملتِ اسلامیہ اقتصادی طور پر پسماندہ، نظم ونسق کے لحاظ سے منتشر اور عددی حیثیت سے ایک مظلوم اور بے بس اقلیت بن کے رہ گئی تھی۔ انگریز حکمرانوں نے اگرچہ اپنے مفاد اور اپنی مستقل سیاسی پالیسی کے مطابق ہر ہندوستانی کو مساوی مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا اور مسلمانوں کو اکتوبر ۱۹۰۶ء میں ملک کی ایک مستقل اور علیحدہ قوم تسلیم کر کے انہیں اعلیٰ عہدوں میں معقول حصہ دینا بھی منظور کر لیا۔ (کرزن گزٹ دہلی ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱) مگر ہندو اکثریت نے انگریز کا بلاشرکتِ غیرے واحد سیاسی جانشین بننے کا فیصلہ کر کے پورے ملک کی معیشت و تجارت پر قبضہ جما لیا اور ہمیشہ ہی مسلمان قوم کے ساتھ محض اختلافِ مذہب کی بناء پر شودروں، اچھوتوں اور ملیچھوں کا سا برتاؤ روا رکھا۔

اس ذلت آمیز سلوک سے مسلمانوں کا احساسِ خودداری زندہ اور ان کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہو گئیں اور وہ دو قومی نظریہ کی بناء پر اپنی اجتماعی زندگی کے بقاء اور اپنے اقتصادی و سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے ایک متحدہ سیاسی پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قراردادِ لاہور کے ذریعہ مسلم اکثریت کے صوبوں کی علیحدہ اور مستقل ریاست کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانانِ ہند کے اس قومی مطالبہ کو پاکستان کے نہایت پیارے نام سے چاردانگ عالم میں شہرتِ دوام نصیب ہوئی اور صرف سات سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں یہ مطالبہ منظور کر لیا گیا اور قانون شکنی اور بغاوت کی راہ سے نہیں خالص دستوری اور آئینی ذرائع سے مسلمانوں کو زمامِ اقتدار سونپ دی گئی اور بالآخر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو افقِ عالم پر پاکستان جیسی عظیم مملکت مسلم دنیا کے ایک نئے اور روشن ستارہ کی شکل میں نمودار ہو گئی ——— فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

جماعت احمدیہ کو جو اسلام اور مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش پیش رہی ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے دوران جس عظیم الشان خدمت کی توفیق ملی اس کی چند جھلکیاں بعض مسلمان مشاہیر سیاسی اور مذہبی راہنماؤں اور اہلِ قلم کے الفاظ میں پیش ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلیّ العظیم۔

مجلس احرارِ اسلام کا اعترافِ حقیقت

قائدِ اعظم نے مرزا محمود احمد صاحب کی پالیسی کو سراہا اور احمدیوں نے تحریکِ پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالے

۱۔ مجلس احرار اسلام قادیان نے اپنے رسالہ "مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی پر مختصر تبصرہ" (مطبوعہ اکتوبر ۱۹۴۶ء) میں لکھا:۔

"سال ۱۹۴۵ء میں جب ویول کانفرنس کے بعد انتخابات کا زمانہ شروع ہوا تو مرزائیوں اور لیگیوں میں خفیہ سازباز شروع ہوئی ۔۔۔۔ مرزا محمود خلیفہ قادیان نے اکتوبر کے مہینہ میں ایک اہم اعلان کیا ۔۔۔۔ اس کے بعد مسٹر جناح نے کوئٹہ میں تقریر کی اور مرزا محمود کی پالیسی کو سراہا۔ اس کے بعد سنٹرل اسمبلی کے الیکشن ہوئے تو تمام مرزائیوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے۔ یہاں تک کہ جب مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر زمیندار لاہور جو کسی زمانے میں مرزائیوں کے شدید ترین دشمن تھے ان کا مسٹر گابا سے مقابلہ ہوا تو دفتر ضلع لیگ گورداسپور نے مرزا محمود احمد قادیانی کو ایک چٹھی لکھی جس میں مرزائیوں کو صاف طور پر مسلمان قوم تسلیم کیا گیا (آگے چٹھی کی نقل دی ہے) اس چٹھی پر تمام مرزائی بٹالہ گئے۔ بٹالہ کے مسلم لیگی کارکنوں نے ان سے معانقے کئے۔ ووٹ مولانا ظفر علی خاں کے حق میں گزار دیے گئے۔ دیگر بعض مسلم لیگ کے لیڈر لاہور سے بذریعہ کار تشریف لا کر اپنی آنکھوں سے نظارہ دیکھتے رہے۔" (صفحہ ۱۸، ۱۹)

تحریکِ پاکستان کے نامور مورخ مولانا رئیس احمد جعفری کا حقیقت افروز بیان

احمدیوں نے پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید کی

۲۔ تحریکِ پاکستان کے مستند اور شہرہ آفاق مؤرخ جناب رئیس احمد جعفری نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "حیاتِ محمد علی جناح" (جو بعد کو "قائدِ اعظم اور ان کا عہد" کے نام سے بھی شائع ہوئی) میں "اصحاب قادیان اور پاکستان" کے زیر عنوان لکھا:۔

"اب ایک اور دوسرے بہت بڑے فرقہ، اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقائق ذیل سے اندازہ ہو جائے گا کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں یعنی احمدیہ اور قادیانی مسلم لیگ کی مرکزیت، پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں!"

۔۔۔۔ قادیانی گروہ کے امام جماعت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع فرمایا جس کے جستہ جستہ حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

"کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے مفاد کا دیانتداری سے خیال رکھنا یا ایسا کرنے کا دعوے دار ہونا اسے اس کی نیابت کا حق نہیں دے دیتا کیا کوئی وکیل کسی عدالت میں اس دعوے کے ساتھ پیش ہو سکتا ہے کہ میں مدعی یا مدعا علیہ کے وکیل سے زیادہ سمجھ دار ہوں اور دیانتداری سے اس کے حقوق کو پیش کر سکوں گا۔ کیا کوئی عدالت اس وکیل کے ایسے دعوے کو باوجود سچا سمجھنے کے قبول کر سکے گی؟ اور کیا اس قسم کی اجازت کی موجودگی میں ڈیموکریسی، ڈیموکریسی کہلا سکتی ہے؟"

آگے چل کر موصوف فرماتے ہیں:۔

"کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی۔ بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی۔ میرے جذبات کو بالکل بدل دیا اور میں نے محسوس کیا کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور اس کے معنے مسلم لیگ کی تباہی کے نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے۔ پس اسی وقت سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک یہ صورتِ حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔"

جناب موصوف اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوفِ تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کرینگی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک اُن کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اُوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

یونینسٹوں کے بارہ میں جناب مرزا صاحب نے فرمایا:-

"جب تک یونینسٹ پارٹی اپنی پالیسی کی ایسی وضاحت نہیں دیتی جس سے اس کا مسلم لیگ کی مرکزی پالیسی سے پورا تعاون اور تائید ثابت ہو اور جس کے بعد شملہ کانفرنس والے حالات کا اعادہ ناممکن ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو یونینسٹ ٹکٹ پر کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔"

مسلم قوم کی مرکزیت، پاکستان، یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش، عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح و نجاح و مرام کی کامیابی، تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں! پھر کیا جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں! پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف "کفر" کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان، جن کا عقیدہ مشکوک، مشتبہ اور محلِ نظر ہے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے"

(قائداعظم اور ان کا عہد صفحہ ۴۲۰ تا ۴۲۲
مصنف سید رئیس احمد جعفری (ندوی))

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا جواب مخالفین پاکستان کو

احمدیوں کے تحریکِ پاکستان میں شمولیت پر اعتراض قومی اور سیاسی اصول سے بالاتر ہے

۳- مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو یہ بتایا گیا کہ پاکستان کے مخالف حلقوں میں احمدیوں کی تحریکِ پاکستان سے وابستگی پر بہت تنقید کی جا رہی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا:-

"پاکستان کے مفہوم پر جو اعتراضات مجھے پہنچے ہیں میں ان کو صحیح نہیں سمجھتا۔ مثلاً یہ کہا گیا ہے اس کے بانی رافضی ہیں، بدعتی ہیں اور مرزائی بھی شریک ہیں وغیرہ وغیرہ۔ میرے خیال میں یہ اعتراضات سیاسی اصول سے بالاتر ہیں۔ سیاسیات میں قوم کو بحیثیت نوع کے دیکھا جاتا ہے۔ اصناف کا لحاظ نہیں ہوتا۔"

(پیغامِ ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ مرتبہ مولوی میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی صفحہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۶ء مطبوعہ ثنائی پریس امرتسر)

ممتاز اہلحدیث عالم مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی کا اعترافِ حق

احمدیوں کی بدولت قائدِ اعظم کی مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بنی

۴- ایک دوسرے ممتاز اہلحدیث عالم میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ۱۹۴۶ء میں لکھا:-

"احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آجانا اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وجہ یہ کہ احمدی لوگ کانگرس میں تو شامل ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ (یعنی کانگرس۔ ناقل) خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں اور نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ سب مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ صرف احراری جماعت کے لئے لڑتے ہیں جن کی امداد پر کانگرسی جماعت ہے ۔۔۔۔۔ ہاں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں۔ پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہو گئے جس طرح کہ اہلحدیث اور حنفی اور شیعہ وغیرہم شامل ہو گئے۔"

(پیغامِ ہدایت در تائید پاکستان" صفحہ ۱۱۲-۱۱۳)

فسادات ۱۹۴۷ء کے دوران جماعت کی بے لوث خدمات

اور پاکستانی پریس کا زبردست خراجِ تحسین

مملکت پاکستان کے نقشۂ عالم پر اُبھرتے ہی مشرقی پنجاب کے نہتے مسلمانوں پر جو قیامت ٹوٹی اور حشر برپا ہوا اور جس بے دردی اور بہیمانہ طور پر ان کے خون سے ہولی کھیلی گئی اُس کا تصور کر کے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل تڑپ اُٹھتا ہے اور روح کانپ جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ نے چونکہ من حیث الجماعت برصغیر کے دوسرے تمام مسلمان فرقوں سے بڑھ کر قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا اسی لئے قیامِ پاکستان پر انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بھی سب سے بڑھ کر اُسی کو بننا پڑا اور اُسے جہادِ پاکستان کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی حتی کہ اس کا محبوب مرکز قادیان جس پر ملک کے اسلام دشمن طبقوں کی مدتوں سے نظر تھی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت پاکستان سے کاٹ کر ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیا گیا اور مشرقی پنجاب اور قادیان کے ہزاروں احمدیوں کو ہجرت کرنا پڑی۔

خون اور آگ کے ان طوفانوں میں جبکہ ۱۶۰۹ء کے مسلم اسپین کی خونریز تباہی اور کلمہ گو مسلمانوں کے فلپ سوم کی شاہی فوجوں کے ہاتھوں قتلِ عام کے واقعات وسیع پیمانہ پر ایک بار پھر دوہرائے جا رہے تھے اور خود قادیان اور اس کا ماحول آتشیں صورت اختیار کر چکا تھا۔ قادیان میں مقیم فرزندانِ اسلام (احمدیوں) نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر اپنے پناہ گزین مسلمان بھائیوں کی بے لوث خدمات انجام دیں جس پر پاکستان کے مسلم پریس نے بالاتفاق زبردست خراجِ تحسین ادا کیا۔

اخبار "نوائے وقت" (لاہور) کا بیان

"قادیان میں مسلمان ابھی تک ڈٹے ہوئے ہیں"

۱- مثلاً اخبار "نوائے وقت" (۲۲ ستمبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳) نے لکھا:-

"قادیان کا مورچہ

قادیان مشرقی پنجاب میں ایک قصبہ ہے جہاں مسلمان ابھی تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ خاص قادیان میں مسلمانوں کی تعداد کچھ بہت زیادہ نہ تھی کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر اردگرد کے دیہات سے ہزاروں مسلمانوں نے اس قصبہ میں پناہ لی ہے اور اب ایک روایت کے مطابق پچاس ہزار مسلمان قادیان میں پناہ گزین ہیں۔

مشرقی پنجاب کی حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس صوبہ سے نکالنا نہیں چاہتی۔ مسٹر گاندھی بھی مسلمانوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ واپس آجائیں مگر قادیان کے متعلق جہاں مسلمان ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں حکومت مشرقی پنجاب اور حکومت ہندوستان دونوں کی پالیسی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر ـــــــ اور اگر ضرورت پڑے تو مار پیٹ کر قادیان سے نکال دیا جائے۔ قادیان سے بعض معززین کی بلاوجہ گرفتاریاں، قصبہ کا محاصرہ، ریل تار اور ڈاک کی بندش اور قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہوائی جہاز کی پرواز کی ممانعت' یہ سب حربے اسی ایک مقصد کے پیشِ نظر استعمال کئے جا رہے ہیں کہ مسلمان قادیان چھوڑ کر بھاگ جائیں۔

ہم اس وقت اختلافِ عقائد کی بحث میں نہیں پڑنا چاہتے نہ یہ وقت اس بحث کو چھیڑنے کے لئے موزوں ہے۔ مسلمانوں سے ہماری درخواست صرف اس قدر ہے کہ اغیار کو اس وقت اس سے کوئی غرض نہیں کہ فلاں شخص کے عقائد کیا ہیں حتیٰ کہ انہیں اب کانگرسی اور مسلم لیگی کا بھی کوئی امتیاز نہیں۔ وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ نام مسلمانوں کا ہے اور شکل و صورت مسلمانوں کی سی ہے ایسا ہر شخص ان کے نزدیک واجب القتل ہے۔ اگر اہلِ قادیان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ غنڈہ گردی کا مقابلہ کریں گے اور مدافعت و مزاحمت کئے بغیر یہاں سے نہیں نکلیں گے تو ہر کلمہ گو کو ان سے حسبِ استطاعت عملی یا محض اخلاقی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیئے۔"

اخبار زمیندار (لاہور) کا بیان

قادیان کے مجاہدین موت سے نہیں ڈرتے

مرزائیوں نے مسلمانوں کی خدمت قابلِ شکریہ طریقے پر کی

۳۔ اخبار زمیندار (۲۵ ستمبر ۱۹۴۷ء) نے اپنے نامہ نگار خصوصی کی ایک رپورٹ شائع کی جس میں قادیان کے اندر ڈیڑھ لاکھ پناہ گزینوں کا ذکر کرتے ہوئے یہاں اور کوائف بتاتے یہ بھی لکھا:-

"قادیان بیرونی دنیا سے بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ واہگہ تک تمام راستے پُرخطر ہو چکے ہیں۔ قادیان کے مجاہدین موت سے نہیں ڈرتے بلکہ وہ اس موت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں جو مُنہ کھولے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی ہے وہ صرف پناہ گزینوں' بوڑھوں' عورتوں اور بچوں کو جلد سے جلد پاکستان بھیج دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ آنے والی موت کے ساتھ بے فکر ہو کر لڑ سکیں۔

ہمارے نامہ نگار نے محکمہ حفاظت قادیان کے ماتحت کام کرنے والے نوجوانوں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ یہ نوجوان ساری ساری رات جاگتے اور پہرہ دیتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو چوبیس چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹیاں ادا کرنی پڑتی ہیں۔ ان کے بدن تھکے ہوئے' آنکھیں سُوجی ہوئی' اعضاء مضمحل ہیں لیکن اس کے باوجود وہ خوفزدہ نہیں بلکہ مسرور و شادماں نظر آتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کیا تم لاہور جانا چاہتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں ہم موت سے ڈر کر بھاگنا نہیں چاہتے بلکہ موت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔

پہرہ داروں میں سے ایک نوجوان نے جس کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی ہمارے نامہ نگار کو کہا کہ پہلے ہمارے ارد گرد سکھوں کا گھیرا تھا مگر اب ہمیں چاروں طرف موت نظر آ رہی ہے۔ یہ موت کیا ہے ہندو سکھ ملٹری جو ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہے کہ کب موقع ملے تو وہ ہمیں ہلاک کر دے لیکن ہم موت سے نہیں ڈرتے۔"

(زمیندار ۲۷ ستمبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۳)

اخبار زمیندار (۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء) میں حسب ذیل خبر بھی شائع ہوئی:-

قادیان کے تمام حصے صحرا کا منظر پیش کر رہے ہیں

ہندوستانی فوج کے چار بڑے افسروں کا دورہ کے بعد بیان

"لاہور ۹ اکتوبر۔ کل صبح ہندوستانی فوج کے ایک بڑے افسر نے مع تین بریگیڈیئرز کے قادیان کا دورہ کیا۔ اس پارٹی کا متفقہ بیان ہے کہ قادیان کے تمام حصے صحرا کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ ہر جگہ ہُو کا عالم ہے۔ البتہ تین علاقے ایسے ہیں جہاں ایسے مسلمان دکھائی دیئے جو کفار کے مقابلہ کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کا عزمِ صمیم کر چکے ہیں۔ ان لوگوں کے چہروں سے بشاشت ٹپکتی ہے۔"

"یہ بھی خبر ملی ہے کہ پولیس نے مسلمان مجروحین اور بیماروں کو نور ہسپتال سے نکال دیا ہے۔ یہ ہسپتال ایک غیر مسلم ڈاکٹر کے حوالے کر دیا گیا ہے اور علاقوں کی مسلم خواتین کے لئے نہ تو خوراک کا کوئی خاص انتظام ہے اور نہ انہیں طبی امداد دی جاتی ہے۔ جو کثیر التعداد مسلمان باہر سے پناہ لینے کے لئے قادیان میں جمع ہوئے تھے انہیں نکال دیا گیا ہے اور پیدل قافلوں کی صورت میں انہیں پاکستان چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

ان پناہ گزینوں کی حالت بہت ابتر ہے۔ مقامی ملٹری نے انہیں خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے اور احمدیہ انجمن سے کہا ہے کہ وہ ان مصیبت زدوں کی خوراک کا انتظام کرے چنانچہ انجمن اپنا راشن کم کر کے ان پناہ گزینوں کو خوراک دے رہی ہے۔ اُبلی ہوئی گندم دی جا رہی ہے۔"

(زمیندار ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۵ کالم ۳)

زمیندار کے نامہ نگار خصوصی کی رپورٹ سے ایک اقتباس درج ذیل ہے:-

"قادیان میں حالت یہ ہے کہ پولیس نے ۲۹ ستمبر کو منادی کرا دی کہ قادیان میں جس شخص کے گھر میں دو بوریوں سے زیادہ آٹا یا گندم ہوگی اُسے فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔ گویا اس کا صاف طور پر مطلب یہ ہے کہ قادیان کے لوگوں کا راشن اپنے قابو میں کر کے انہیں بھوکا مارا جائے۔ اس وقت ہزاروں پناہ گزین احمدیوں کے گھروں سے روٹیاں کھا رہے ہیں۔ قادیان کے مسلمانوں نے حکومت سے راشن کے لئے درخواست نہیں دی۔"

(زمیندار ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

اخبار احسان (لاہور) کا بیان

قادیان کے احمدی بعض اوقات چوبیس چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی ادا کرتے اور رات دن پہرہ دیتے ہیں

۴۔ اخبار احسان (۲۵ ستمبر ۱۹۴۷ء) نے لکھا:-

"قادیان کے نوجوان ملٹری کے جبر و تشدد کے باوجود خوفزدہ نہیں۔ وہ صرف اس بات کے خواہش مند ہیں کہ عورتوں' بچوں اور بوڑھوں کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اب وہ آہستہ آہستہ موت کے گھیرے میں آتے جاتے ہیں اور نہرو کی وہ حکومت جو کہتی تھی کہ کسی مسلمان کو مشرقی پنجاب سے نکلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا وہ قادیان کے مسلمانوں کو وہاں سے زبردستی نکلوانے اور انہیں تباہ کرنے پر تُلی ہوئی ہے۔ محکمہ حفاظت قادیان کے ماتحت کام کرنے والے بعض اوقات چوبیس چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی ادا کرتے اور رات دن پہرہ دیتے ہیں۔ گو نیند اور بے آرامی کی وجہ سے اُن کی صحت کمزور ہو چکی ہے مگر وہ موت کے ڈر سے بھاگنے کی بجائے موت سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہیں۔"

اخبار احسان (۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء) میں قادیان کے ایک مسلم پناہ گزین کا مکتوب:-

"اس وقت ہم کم و بیش ۵۰ ہزار افراد قادیان میں پناہ لئے بیٹھے ہیں۔ ہمیں احمدیوں کی طرف سے زندہ رہنے کے لئے کھانا مل رہا ہے۔ بعض کو مکان بھی مل چکے ہیں مگر اس قصبہ میں اتنی گنجائش کہاں؟ ہزاروں آسمان کی چھت کے نیچے زمینی فرش پر پڑے ہیں' جنہیں دھوپ بھی کھانا پڑتی ہے اور بارش میں بھی بھیگنا پڑتا ہے پھر بھی ہم جوں توں کر کے زندگی کے دن گزار رہے ہیں مگر جو تنگی اب ملٹری اور پولیس کی طرف سے دی جا رہی ہے اور جو مصیبتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب نازل ہو رہی ہیں اُن کا کیا علاج؟ پچھلے جمعہ کو یہاں سے قافلہ کی صورت ملٹری نے چلے جانے کا حکم دیا لیکن یہاں کے بھلے لوگوں نے ہمیں اس لئے روک لیا کہ حفاظت کے بغیر رستے میں لٹ جاؤ گے اور مارے جاؤ گے۔"

"ادارہ رابطۂ قرآن" کے لٹریچر میں احمدی خدمات کا تذکرہ

قادیان کے احمدی مسلمانوں نے ڈیڑھ ماہ تک مسلم پناہ گزینوں کی رہائش اور خوراک کا بوجھ اُٹھایا

ادارہ رابطہ قرآن (دفاتر محاسبات دفاعِ پاکستان) نے "کاروانِ سخت جان" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں "فسادات کا اثر قادیان پر" کے عنوان سے لکھا:-

"ضلع گورداسپور کی سب سے بڑی تحصیل بٹالہ ہے جس کی آبادی ضلع کی دوسری تمام تحصیلوں کے برابر ہے۔ یہاں کی مسلم آبادی کا تناسب ۵۵ فیصدی تھا۔ اس تحصیل کے صدر مقام یعنی بٹالہ کو چھوڑ کر دوسرے نمبر پر قادیان ایک بڑا قصبہ ہے جہاں کی آبادی ۱۸ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ یہ مقام علاوہ اپنی صنعتی اور تجارتی شہرت کے جماعت احمدیہ کا مرکز ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کے گردونواح میں تمام تر سکھوں کی آبادی ہے۔ چنانچہ فسادات کے ایام میں بیس بیس میل دور کے مسلمان بھی قادیان شریف میں پناہ لینے کے لئے آ گئے۔ یہ تعداد بڑھتے بڑھتے ۷۰ ہزار نفوس تک پہنچ گئی۔ چونکہ ان پناہ گزینوں کو ظالم اور سفاک سکھوں نے بالکل مفلس اور قلاش کر دیا تھا لہذا قادیان کے باشندگان نے ان بیچاروں کی کفالت کا بیڑا اُٹھایا۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی جمعیت کے لئے خوراک اور رہائش کا بار اُٹھانا کوئی معمولی کام نہیں ہے اور خصوصاً ایسے ایام میں جبکہ ضروریاتِ زندگی کی اتنی گرانی ہو چنانچہ یہ ناخواندہ مہمان قادیان کی کفالت میں اُس وقت تک رہے جب تک حکومت نے عمداً ان کو ایسا کرنے سے روک نہ دیا۔ یہ سلسلہ تقریباً ڈیڑھ ماہ تک جاری رہا۔ قادیان سے واقف اصحاب اس کی صفائی اور نفاستِ تعمیر سے کما حقہٗ آگاہ ہوں گے لیکن پناہ گزینوں کی کثرت سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے میدانِ حشر ہے۔"

("کاروانِ سخت جان" صفحہ ۱۴۲-۱۴۸۔ ناشر ادارہ رابطہ قرآن دفاتر محاسبات دفاعِ پاکستان راولپنڈی مارچ ۱۹۵۱ء)

پاکستان کا قلعۂ اسلام اور ہمارا فرض

برادرانِ احمدیت! جیسا کہ ہمارے امام ہمام خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت کے پہلے سالانہ جلسہ پر فرمایا تھا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی رُو سے پاکستان وہ قلعۂ ہند ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے ہیں۔"

(الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۶۶ء)

ہم احمدیوں کے لئے ہزار در ہزار شکر کرنے اور شکر کے سجدات بجا لانے کا مقام ہے کہ ہمارے ربِ کریم (جل جلالہٗ وعز اسمہٗ) نے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے طفیل حضور کے ان حقیر غلاموں، ادنیٰ خادموں اور ناچیز چاکروں کو یہ اعزاز عطا فرمایا کہ وہ بھی پاکستان کے قلعہ محمدی کی تشکیل و تعمیر کرنے والے مزدوروں میں شامل ہونے کے لائق سمجھے گئے۔

یہ عظیم احسانِ خداوندی ہم احمدیوں سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم دعاؤں اور قربانیوں سے اپنے محبوب وطن پاکستان کو ناقابلِ تسخیر قلعہ بنا ڈالیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ:-

"علیٰ وجہ البصیرت ہم یہی دُعا کر سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں وہاں ہمیں اپنے ملک کی سالمیت، استحکام اور حفاظت کے لئے بھی پوری عاجزی اور درد و الحاح کے ساتھ دُعائیں کرنی چاہئیں اور بہت دُعائیں کرنی چاہئیں۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء صفحہ ۳)

نیز فرمایا:-

"خدا کرے کہ سارے پاکستانی ہی مادرِ وطن کی سالمیت پر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ لیکن ایک احمدی کو تو بہرحال کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ صرف یہی نہیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ انہیں دوسرے کی طرف دیکھے بغیر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱-۲)

یوم تحریکِ جدید — ۱۸ مئی ۱۹۷۵ء بروز اتوار

یکم مئی ۱۹۷۵ء سے شروع ہونے والا سال متقاضی ہے کہ پاکستانی جماعتیں تحریک جدید کی مہم بسلسلہ اشاعتِ اسلام کے لئے کم از کم چودہ لاکھ روپیہ مہیا کریں جبکہ اس سے پہلے سال میں قریباً سات لاکھ روپیہ کی توقع وابستہ کی گئی تھی۔ اس صدقہ جاریہ کے لئے اپنی مساعی کو دو چند کرنا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔ لہذا مناسب ہو گا کہ جملہ پاکستانی جماعتیں

۱۸ مئی ۱۹۷۵ء بروز اتوار

یومِ تحریک جدید منائیں۔ جن جماعتوں میں یہ تاریخ موزوں نہ ہو وہ ماہ مئی کی کوئی تاریخ مقرر کر کے اُس دن بھرپور کوشش کریں کہ

۱۔ جماعت کا کوئی فرد (بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت) اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

۲۔ ہر پاکستانی جماعت معیاری وعدوں کی فہرست اپنے امام عالی مقام کے حضور پیش کر چکی ہو۔ (معیاری وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر متصور ہو گا)

۳۔ کم از کم دو صد نئے معاونین خصوصی جن کی شرح چندہ ایک ہزار روپیہ ہو مہیا کئے جائیں۔

اگر ہر جماعت ان اصولوں پر اپنے وعدوں کا جائزہ لے کر قربانی پیش کرے تو آنے والے سال میں بفضلِ خدا سات لاکھ کی بجائے چودہ لاکھ روپیہ اشاعتِ اسلام کے لئے بآسانی مہیا ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یومِ تحریک جدید پہلے سے طے شدہ پروگرام اور انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ منایا جائے۔ ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید اس تقریب کو منظم کر کے مفصل رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوانے کا پورا خیال رکھیں۔ جملہ ذیلی تنظیموں سے درخواست ہے کہ وہ تعاون خصوصی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچا دیا کریں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس شروع ہوگئی

ملک کے ۴۳ اضلاع کی ۲۶۰ مجالس کے ۴۲۹ طلباء کی شرکت

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۱۸ رشہادت۔ آج بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کے ہال "ایوانِ محمود" میں شروع ہوگئی۔ اس کلاس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لاکر فرمانا تھا لیکن علالتِ طبع کی وجہ سے چونکہ حضور تشریف نہ لاسکے اسلئے حضور کی ہدایت پر انگلستان اور سوئٹزرلینڈ کے سابق مبلغ اسلام محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی نے مختصر تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اس کلاس میں شامل ہونے والے خدام کو نصیحت کی کہ وہ احمدیت کے قیام کے مقصد یعنی "یحی الدین و یقیم الشریعۃ" (الامام حضرت مسیح موعودؑ) کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے تعلق باللہ اور قرآن پاک سے حقیقی محبت کو اپنا شعار بنائیں اور ان قرآنی علوم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کے ذریعہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

یہ تقریب آج پونے پانچ بجے شام ایوانِ محمود میں شروع ہوئی جہاں پر ملک کے طول و عرض سے آنے والے طلباء ایک خاص تنظیم اور وقار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے بزرگانِ سلسلہ مبلغین کرام اور احبابِ جماعت بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے کرسی صدارت پر بیٹھنے کے بعد تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ کلاس میں شامل ہونے والے ایک طالبعلم قمر داؤد کھوکھر صاحب ساکن ناظم آباد کراچی نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد کلاس کے ایک اور طالبعلم مبشر احمد صاحب طاہر (شاہدرہ لاہور) نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام "نونہالانِ جماعت سے خطاب" کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

تلاوت و نظم کے بعد تربیتی کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے اس کلاس کی مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ احمدی نوجوانوں کی روحانی، علمی اور اخلاقی تربیت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس کلاس کا اجراء فرمایا تھا چنانچہ اس سلسلہ کی یہ بائیسویں تربیتی کلاس ہے۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں

"بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے ہر سال کوشش کی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کلاس میں شامل ہونے والی مجالس اور طلباء کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال اس کلاس کے افتتاح کے موقع پر ملک کے ۴۴ اضلاع کی ۲۱۰ مجالس کے ۳۲۳ طلباء شامل ہوئے تھے جبکہ امسال افتتاح کے اس موقع پر ۴۳ اضلاع کی ۲۶۰ مجالس کے ۴۲۹ خدام موجود ہیں الحمد للہ۔

آپ نے رپورٹ میں ان تمام عہدیداران اور احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس کلاس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی علالتِ طبع کی وجہ سے محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ انگلستان و سوئٹزرلینڈ کو اس کلاس کا افتتاح کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ محترم باجوہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کامیاب اور فدائی مبلغ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اولین سرگرم کارکنان میں سے ہیں۔

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد محترم باجوہ صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کا مقصد اللہ تعالیٰ نے "یحی الدین و یقیم الشریعۃ" (الامام حضرت مسیح موعودؑ) مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کریں اسلام کی کامیابی پر زندہ یقین پیدا کریں اور قرآن پاک کے ساتھ سچی محبت کرتے ہوئے اس کے علوم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ آپ نے متعدد مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفائے کرام نے موجودہ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق قرآن کریم کی جو تفسیر پیش کی ہے درحقیقت وہی یورپ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی بنیاد بن رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں جو سعید روحیں اسلام قبول کرتی ہیں وہ وہی اسلامی عقائد کو اختیار کرتی ہیں جو احمدیت نے پیش کئے اور انہی کی بدولت اسلام کے متعلق مفکرین یورپ کے خیالات و افکار میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ آپ نے کلاس میں شامل ہونیوالے جملہ طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ پوری محنت اور لگن کے ساتھ دینی علوم کو سیکھنے اور بزرگانِ جماعت اور علمائے سلسلہ سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کریں اور قرآن پاک کے ساتھ سچی محبت کرتے ہوئے اس کے علوم و حقائق سے بہرہ ور ہونے کی سعی کریں کہ یہی راہ ہے جس کے ذریعہ "یحی الدین و یقیم الشریعۃ" کا مقصد پورا ہو سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر ہے۔

آخر میں محترم باجوہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۲ مئی تک جاری رہے گی۔

نہایت ضروری اعلان

تمام ایسے احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے ملک کے کسی تعلیمی ادارہ بالخصوص میڈیکل کالج میں داخلہ کی درخواست دی ہو اور باوجود Open Merit میں استحقاق یا کسی اور استحقاق کے انہیں داخلہ نہ دیا گیا ہو وہ نظارت تعلیم سے اپنے تمام کوائف کے ساتھ فوری رابطہ قائم کریں۔

اوّل تو مرکز میں آکر خود ناظر تعلیم سے ملیں۔ بصورت دیگر اپنے مفصل کوائف۔ نام۔ ولدیت پتہ۔ تعلیمی ڈگری یا ڈپلومہ حاصل کردہ۔ مارکس۔ استحقاق کی تفصیل۔ کس ادارہ میں داخلہ نہیں ملا وغیرہ۔ تمام کوائف نظارت کو ارسال فرماویں۔ (ناظر تعلیم)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں۔ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

شفا میڈیکو لاہور
کو چند تجربہ کار مخلص سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ امیدواران اپنے پریذیڈنٹ کی تصدیق کیساتھ درخواستیں بھجوائیں یا خود ملیں۔
شفا میڈیکو چوک میو ہاسپٹل لاہور

ھو الشافی
دانت نکلوانے کی غلطی مت کیجیے!
بلکہ ہمارا دانت کا علاج
ANTI PYORRHEA. انٹی پائیوریا
ANTI CARRIES. انٹی کیریز
سے کیجیے۔ قیمت مکمل کورس -/10
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۹/۹۰۷

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے
بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر پھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر پھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک پھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔ فی پیکٹ -/1 درجن یا زیادہ پر ۲۳ فیصدی کمیشن
مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۹/۹۰۷

پرانی اور "لا علاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج
مکرم منشی محبوب احمد شاہ صاحب ڈاکٹر بک کمپنی ریس کورس روڈ سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں "ایک غریب آدمی جو دمہ (ASTHMA) کا مریض تھا اس کو پہلے روز ہی دوا (CURE) دینے سے آرام آگیا"۔
بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ فی کیور مکمل کورس -/10
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون: ۶۰۹/۹۰۷